صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحیح بخاری

جلد سوم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ

حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

جملہ حقوق بحق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند محفوظ @

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

۲۔مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔۵۶۰۰۵۱

۶۔مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

انتقال کو خود موہوب لہ یا اس کی طرف سے کوئی اس کا ذمہ دار آدی واہب کی زندگی ہی میں قبول کر لے۔ نیز ضروری ہے کہ ہبہ کرنے والا عاقل بالغ ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ شئے موہوب اس شخص کے قبضہ میں دی جائے جس کے نام پر ہبہ کیا جا رہا ہے۔ ہبہ کے بارے میں بہت سی شرعی تفصیلات ہیں جو کتب فقہ میں تفصیل سے موجود ہیں۔ اردو زبان میں آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب ایم' اے بیرسٹرایٹ لاء نے جامع الاحکام فی فقہ الاسلام کے نام سے ایک مفصل کتاب مسلمانوں کے قوانین مذہبی پر لکھی ہے اس میں ہبہ کے متعلق پوری تفصیلات حوالہ قلم کی گئی ہیں۔ اور عدالت ہندیہ میں جو پرسنل لا آف دی محمڈنس مسلمانوں کے لئے منظور شدہ ہے ہر ہر جزئی میں پوری وضاحت سے احکام ہبہ کو بتلایا گیا ہے۔

٢٢١٨- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا أَنَّهَا قَالَتْ: ((اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلاَمٍ، فَقَالَ سَعْدٌ : هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّناً بِعُتْبَةَ، فَقَالَ : ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ. فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ)).

(٢٢١٨) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے' ان سے عروہ نے' ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے وصیت کی تھی کہ یہ اب اس کا بیٹا ہے۔ آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت دیکھ لیں۔ لیکن عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کی صورت دیکھی تو صاف عتبہ سے ملتی تھی۔ لیکن آپؐ نے یہی فرمایا کہ اے عبد! یہ بچہ تیرے ہی ساتھ رہے گا' کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے۔ اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا! اس لڑکے سے تو پردہ کیا کر۔ چنانچہ سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔

تشریح حالانکہ از روئے قاعدہ شرعی آپ نے اس بچہ کو زمعہ کا بیٹا قرار دیا' تو ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا اس کی بہن ہو گئیں۔ مگر احتیاطاً ان کو اس بچہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اس لئے کہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ اور گمان غالب ہوتا تھا کہ وہ عتبہ کا بیٹا ہے۔ حدیث سے یہ نکلا کہ شرعی اور باقاعدہ ثبوت کے مقابل مخالف گمان پر کچھ نہیں ہو سکتا۔ باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ آپؐ نے زمعہ کی ملک مسلم رکھی' حالانکہ زمعہ کافر تھا' اور اس کو اپنی لونڈی پر وہی حق ملا جو مسلمانوں کو ملتا ہے تو کافر کا تصرف بھی اپنی لونڈی غلاموں میں جیسے بیع ہبہ وغیرہ نافذ ہو گا۔ (وحیدی)

٢٢١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ : اتَّقِ اللهَ وَلاَ

(٢٢١٩) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے سعد نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا' کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا' اللہ سے ڈر اور اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا

يَشْهَدُونَ الصَّلاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ)). دوں۔

[راجع: ٦٤٤]

اس سے بھی ثابت ہوا کہ خطا کاروں پر کس حد تک تعزیر کا حکم ہے۔ خصوصاً نماز با جماعت میں تساہل برتنا اتنی بڑی غلطی ہے جس کے ارتکاب کرنے والوں پر آپؐ نے اپنے انتہائی غیظ و غضب کا اظہار فرمایا۔ اسی سے باب کا مقصد ثابت ہوا۔

تشریح حدیث میں لفظ فاحرق علیهم سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب گھر جلائے جائیں گے تو وہ نکل بھاگیں گے۔ پس گھر سے نکالنا جائز ہوا۔ ہمارے شیخ امام ابن قیم نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے دلیل لی ہے کہ شریعت میں تعزیر بالمال درست ہے یعنی حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں مجرم کو مالی تاوان کر سکتا ہے۔

پچھلے باب میں مدعی اور مدعیٰ علیہ کے باہمی ناروا کلام کے بارے میں کچھ نرمی تھی۔ مجتہد مطلق حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ باب منعقد فرما کر اشارہ کیا کہ اگر حد سے باہر کوئی حرکت ہو تو ان پر سخت گرفت بھی ہو سکتی ہے۔ ان کو عدالت سے باہر نکالا جا سکتا ہے۔ حضرت امام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اقدام سے استدلال فرمایا کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر خود ان کی بہن ام فروہ رضی اللہ عنہا کو جب نوحہ کرتے دیکھا تو ان کو گھر سے نکلوا دیا۔ بلکہ بعض دوسری نوحہ کرنے والی عورتوں کو درے مار مار کر گھر سے باہر نکالا۔

فثبتت مشروعية الاقتصار علی اخراج اهل المعصية من باب الولی و محل اخراج الخصوم اذا وقع منهم من المراء و اللدد مايقتضی ذالک۔ (فتح الباری)

٦- باب دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ — باب میت کا وصی اس کی طرف سے دعویٰ کر سکتا ہے

(اس باب کے ذیل حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ ای عن المیت فی الاستلحاق وغیرہ من الحقوق ذکر فیہ حدیث عائشة فی قصة سعد و ابن زمعة قال ابن المنیر ملخصه دعوی الوصی عن الموصی علیه لانزاع فیه و کان المصنف اراد بیان مستند الاجماع وسیاتی مباحث الحدیث المذکور فی کتاب الفرائض (فتح) یعنی مرنے والا جس کو وصیت کر جائے وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لئے دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ گویا حضرت امام رحمہ اللہ نے یہی اشارہ فرمایا ہے کہ اس پر جمیع علمائے امت کا اجماع ہے۔

٢٤٢١- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ((أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصَانِي أَخِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبِضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا، فَقَالَ ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ،

(۲۴۲۱) ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے زہری نے' ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ زمعہ کی ایک باندی کے لڑکے کے بارے میں عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھ کو وصیت کی تھی کہ جب میں (مکہ) آؤں اور زمعہ کی باندی کے لڑکے کو دیکھوں تو اسے اپنی پرورش میں لے لوں۔ کیونکہ وہ انہیں کا لڑکا ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا' کہ وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا لڑکا ہے۔ میرے والد ہی کے "فراش" میں اس کی پیدائش ہوئی ہے' نبی کریم ﷺ نے بچے کے اندر (عتبہ کی)

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)).

[راجع: ٢٠٥٣]

واضح مشابہت دیکھی۔ لیکن فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! لڑکا تو تمہاری ہی پرورش میں رہے گا۔ کیونکہ لڑکا "فراش" کے تابع ہوتا ہے۔ اور سودہ رضی اللہ عنہا تو اس لڑکے سے پردہ کیا کر۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے کافر بھائی کی طرف سے وصی تھے۔ اس لیے انہوں نے اس کی طرف سے دعویٰ کیا۔ جس میں کچھ اصلیت تھی۔ مگر قانون کی رو سے وہ دعویٰ صحیح نہ تھا۔ کیونکہ اسلامی قانون یہ ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر اس لیے آپ نے ان کا دعویٰ خارج کر دیا۔ مگر اتقوا الشبہات " کے تحت حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے سے پردہ کرنے کا حکم فرما دیا۔ بعض دفعہ حاکم کے سامنے کچھ ایسے حقائق آ جاتے ہیں کہ ان کو جملہ دلائل سے بالا ہو کر اپنی صوابدید پر فیصلہ کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

٧- باب التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخشى مَعَرَّتُهُ

باب اگر شرارت کا ڈر ہو تو ملزم کا باندھنا درست ہے

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ.

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (اپنے غلام) عکرمہ کو قرآن و حدیث اور دین کے فرائض سیکھنے کے لئے قید کیا۔

٢٤٢٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟)) قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ: ((أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ)).

[راجع: ٤٦٢]

(۲۴۲۲) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے سعید بن ابی سعید نے اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو اہل یمامہ کا سردار تھا' پکڑ لائے اور اسے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے پوچھا' ثمامہ! تو کس خیال میں ہے؟ انہوں نے کہا' اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اچھا ہوں۔ پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔

تشریح: کئی دفعہ کی گفتگو میں ثمامہ اخلاق نبوی سے حد درجہ متاثر ہو چکا تھا۔ اس نے آپ سے ہر بار کہا تھا کہ آپ اگر میرے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے تو میں اس کی ناقدری نہیں کروں گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ آپ نے اسے بخوشی اعزاز و اکرام کے ساتھ آزاد فرما دیا۔ وہ فوراً ہی ایک کنویں پر گیا اور غسل کر کے آیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ پس ترجمۃ الباب ثابت ہوا کہ بعض حالات میں کسی انسان کا کچھ وقت کے لئے مقید کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور ایسی حالت میں یہ گناہ نہیں ہے بلکہ نتیجہ کے لحاظ سے مفید ثابت ہوتا ہے۔

عہد نبوی انسانی تمدن کا ابتدائی دور تھا۔ کوئی جیل خانہ الگ نہ تھا۔ لہٰذا مسجد ہی سے یہ کام بھی لیا گیا۔ اور اس لئے بھی کہ ثمامہ کو مسلمانوں کے دیکھنے کا بہت ہی قریب سے موقع دیا جائے اور وہ اسلام کی خوبیوں اور مسلمانوں کے اوصاف حسنہ کا بغور معائنہ کر سکے۔

مضمون	صفحہ
اعتکاف والا بے ضرورت گھر میں نہ جائے	۲۵۴
اعتکاف والا سر یا بدن دھو سکتا ہے	۲۵۴
صرف رات بھر کے لیے اعتکاف کرنا	۲۵۵
عورتوں کا اعتکاف کرنا	۲۵۵
مسجدوں میں خیمے لگانا	۲۵۶
کیا معتکف اپنی ضرورت کے لیے مسجد کے دروازے......	۲۵۷
اعتکاف نبوی کا بیان	۲۵۷
کیا مستحاضہ عورت اعتکاف کر سکتی ہے؟	۲۵۸
عورت اعتکاف کی حالت میں......	۲۵۹
اعتکاف والا اپنے اوپر سے کسی بدگمانی......	۲۶۰
اعتکاف سے صبح کے وقت باہر آنا	۲۶۱
شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان	۲۶۲
اعتکاف کے لئے روزہ ضروری نہ ہونا	۲۶۲
اگر کسی نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی......	۲۶۳
رمضان کے درمیانی عشرہ میں......	۲۶۳
اعتکاف کا قصد کیا لیکن پھر......	۲۶۴
اعتکاف والا سر دھونے کے لئے......	۲۶۵
کتاب البیوع	
سورۂ جمعہ کی ایک آیت کی تشریح	۲۶۶
حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی......	۲۷۱
ملتی جلتی چیزیں یعنی شبہ والے......	۲۷۲
مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا......	۲۷۵
دل میں وسوسہ آنے سے شبہ نہ کرنا چاہئے	۲۷۶
سورہ جمعہ میں فرمان الٰہی	۲۷۷
جو روپیہ کمانے میں حلال یا حرام کی پرواہ نہ کرے......	۲۷۸
خشکی میں تجارت کرنے کا بیان	۲۷۸
تجارت کے لیے گھر سے باہر نکلنا	۲۸۰
سمندر میں تجارت کرنے کا بیان	۲۸۰
سورۂ جمعہ کی آیت کی تشریح	۲۸۱
اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ اپنی پاک کمائی سے خرچ کرو	۲۸۲
جو روزی میں کشادگی چاہتا ہو......	۲۸۳
نبی کریم ﷺ کا ادھار خریدنا	۲۸۳
انسان کا کمانا اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنا	۲۸۴
خرید و فروخت کے وقت نرمی......	۲۸۷
جو شخص مالدار کو مہلت دے	۲۸۷
جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی......	۲۸۸
جب خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں صاف......	۲۸۸
مختلف قسم کی کھجور ملا کر بیچنا......	۲۹۰
گوشت بیچنے والے	۲۹۰
بیچنے میں جھوٹ بولنے اور......	۲۹۱
سود کی مذمت کا بیان	۲۹۱
سود کھانے والا اور اس پر گواہ......	۲۹۲
سود کھلانے والے گناہ	۲۹۳
اللہ سود کو مٹا دیتا ہے......	۲۹۴
خرید و فروخت میں قسم کھانا مکروہ ہے	۲۹۵
سناروں کا بیان	۲۹۶
کاریگروں اور لوہاروں کا بیان	۲۹۷
درزی کا بیان	۲۹۸
کپڑا بننے والے کا بیان	۲۹۹
بڑھئی کا بیان	۳۰۰
اپنی ضرورت کی چیزیں ہر آدمی خود......	۳۰۱
چوپایہ جانوروں کی تجارت	۳۰۲
جاہلیت کے بازاروں کا بیان	۳۰۳
بیمار یا خارشی اونٹ خریدنا	۳۰۴
جب مسلمانوں میں آپس میں فساد نہ ہو......	۳۰۵
عطر بیچنے والوں اور مشک بیچنے کا بیان	۳۰۵
پچھنا لگانے والے کا بیان	۳۰۶

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ان چیزوں کی سوداگری جن کا پہننا......	۳۰۷	اگر کسی نے بیع میں ناجائز شرطیں لگائیں	۳۴۲
سامان کے مالک کو قیمت کہنے کا زیادہ حق ہے	۳۰۸	کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنا	۳۴۳
اگر بائع یا مشتری......	۳۰۹	منقیٰ کو منقے کے اور اناج کو اناج کے بدل بیچنا	۳۴۳
جب تک خریدنے اور بیچنے والے جدا......	۳۱۰	جو کے بدلے جو کی بیع کا......	۳۴۴
خرید و فروخت میں دھوکہ دینا مکروہ ہے	۳۱۵	سونے کو سونے کے بدلہ میں بیچنا	۳۴۵
بازاروں کا بیان	۳۱۵	چاندی کو چاندی کے بدلہ میں بیچنا	۳۴۵
بازار میں شور و غل مچانا مکروہ ہے	۳۱۸	اشرفی کو اشرفی کے بدلے ادھار بیچنا	۳۴۶
ناپ تول کرنیوالے کی مزدوری......	۳۱۹	چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنا	۳۴۸
اناج کا ناپ تول کرنا مستحب ہے	۳۲۱	بیع مزابنہ کا بیان	۳۴۹
نبی کریم ﷺ کے صاع اور مد کی برکت کا بیان	۳۲۱	درخت پر پھل، سونے اور چاندی کے بدلے بیچنا	۳۵۲
اناج کا بیچنا اور احتکار کرنا	۳۲۲	عریہ کی تفسیر کا بیان	۳۵۴
غلہ کو اپنے قبضے میں لینے سے پہلے......	۳۲۴	پھلوں کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے......	۳۵۵
جو شخص غلے کا ڈھیر......	۳۲۵	جب تک کھجور پختہ نہ ہو......	۳۵۷
اگر کسی شخص نے کچھ اسباب یا......	۳۲۵	اگر کسی نے پختہ ہونے سے پہلے ہی......	۳۵۸
کوئی مسلمان اپنے کسی مسلمان بھائی کی......	۳۲۶	اناج ادھار خریدنا	۳۵۹
نیلام کرنے کا بیان	۳۲۸	اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدلہ میں اچھی کھجور......	۳۵۹
نجش یعنی دھوکہ دینے کے لئے قیمت بڑھانا......	۳۲۹	جس نے پیوند لگائی ہوئی کھجوریں......	۳۶۰
دھوکے کی بیع اور حمل کی بیع......	۳۳۰	کھیتی کا اناج جو ابھی درختوں پر ہو......	۳۶۲
بیع ملامسہ کا بیان	۳۳۰	کھجور کے درخت کو جڑ سمیت بیچنا	۳۶۲
بیع منابذہ کا بیان	۳۳۱	بیع مخاضرہ کا بیان	۳۶۲
اونٹ یا بکری یا گائے کے تھن میں......	۳۳۲	کھجور کا گابھا بیچنا	۳۶۳
خریدار اگر چاہے تو مصراۃ کو واپس کر سکتا ہے......	۳۳۳	خرید و فروخت واجارے میں......	۳۶۴
زانی غلام کی بیع کا بیان	۳۳۴	ایک ساجھی اپنا حصہ......	۳۶۶
عورتوں سے خرید و فروخت کرنا	۳۳۵	زمین مکان اسباب کا حصہ......	۳۶۷
کیا کوئی شہری کسی دیہاتی کا......	۳۳۷	کسی نے کوئی چیز دوسرے کے لئے......	۳۶۷
جنہوں نے اسے مکروہ رکھا......	۳۳۸	مشرکوں اور حربی کافروں کے ساتھ......	۳۶۹
اس بیان میں کہ کوئی بستی والا......	۳۳۸	حربی کافر سے غلام لونڈی خریدنا......	۳۷۰
پہلے سے آگے جاکر......	۳۳۹	دباغت سے پہلے مردار کی کھال......	۳۷۶
قافلے سے کتنی دور آگے جاکر......	۳۴۱	سور کا مار ڈالنا	۳۷۷

مضمون	صفحہ
مردار کی چربی گلانا......	۳۷۹
غیر جاندار چیزوں کی تصویر......	۳۸۰
شراب کی تجارت کرنا حرام ہے	۳۸۱
آزاد شخص کو بیچنا کیسا گناہ ہے؟	۳۸۱
یہودیوں کو جلاوطن کرتے وقت......	۳۸۱
غلام کے بدلے غلام اور......	۳۸۲
لونڈی غلام بیچنا	۳۸۳
مدبر کا بیچنا	۳۸۳
اگر کوئی لونڈی خریدے......	۳۸۵
مردار اور بتوں کا بیچنا	۳۸۷
کتے کی قیمت کے بارے میں	۳۸۹
كتاب السلم	
ماپ مقرر کر کے سلم کرنا	۳۹۰
بیع سلم مقررہ وزن کے ساتھ جائز ہے	۳۹۱
اس شخص سے سلم کرنا......	۳۹۳
درخت پر جو کھجور لگی ہوئی ہو......	۳۹۵
سلم یا قرض میں ضمانت دینا	۳۹۶
بیع سلم میں گروی رکھنا	۳۹۶
سلم میں میعاد معین ہونی چاہئے	۳۹۷
بیع سلم میں یہ میعاد لگانا......	۳۹۹
كتاب الشفعة	
شفعہ کا حق اس جائیداد میں......	۳۹۹
شفعہ کا حق رکھنے والے......	۴۰۰
کون پڑوسی زیادہ حق دار ہے	۴۰۱
كتاب الاجارة	
کسی بھی نیک مرد کو مزدوری......	۴۰۲
چند قیراط کی مزدوری پر بکریاں چرانا	۴۰۵
جب کوئی مسلمان مزدور نہ ملے......	۴۰۶
کوئی شخص کسی مزدور کو......	۴۰۸
جہاد میں کسی کو مزدور کر کے لے جانا	۴۱۰
ایک شخص کو ایک میعاد کے لئے......	۴۱۱
اگر کوئی شخص کسی کو......	۴۱۱
آدھے دن کے لئے مزدور لگانا	۴۱۲
عصر کی نماز تک مزدور لگانا	۴۱۳
اس امر کا بیان کہ مزدور کی مزدوری مار لینے کا گناہ......	۴۱۵
عصر سے لے کر رات تک مزدوری کرانا	۴۱۶
اگر کسی نے کوئی مزدور کیا......	۴۱۷
جس نے اپنی پیٹھ پر بوجھ......	۴۱۹
دلالی کی اجرت لینا	۴۲۰
کیا کوئی مسلمان دار الحرب میں......	۴۲۱
سورۂ فاتحہ پڑھ کر......	۴۲۲
غلام اور لونڈی پر روزانہ......	۴۲۶
پچھنا لگانے والے کی اجرت	۴۲۶
اس کے متعلق جس نے کسی غلام کے مالکوں سے......	۴۲۷
رنڈی اور فاحشہ لونڈی......	۴۲۷
نر کی جفتی پر اجرت لینا	۴۲۸
اگر کوئی زمین کو ٹھیکہ پر لے......	۴۲۸
كتاب الحوالات	
حوالہ یعنی قرض کو......	۴۳۰
جب قرض کسی مالدار کے حوالہ......	۴۳۱
اگر کسی میت کا قرض......	۴۳۱
كتاب الكفالة	
قرضوں وغیرہ کی حاضر ضمانت......	۴۳۴

مضمون	صفحہ
سورۂ نساء کی ایک آیت	۴۳۸
جو شخص کسی میت کے قرض کا......	۴۴۰
نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ......	۴۴۲
قرض کا بیان	۴۴۶

کتاب الوکالة

مضمون	صفحہ
تقسیم وغیرہ کے کام میں......	۴۴۷
اگر کوئی مسلمان دار الحرب......	۴۴۸
صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا	۴۴۹
چرانے والے نے یا کسی وکیل نے......	۴۵۰
حاضر اور غائب دونوں کو وکیل بنانا	۴۵۱
قرض ادا کرنے کے لیے......	۴۵۲
اگر کوئی چیز کسی قوم کے	۴۵۳
ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو......	۴۵۶
کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لئے......	۴۵۹
کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا......	۴۶۰
اگر وکیل کوئی ایسی بیع کرے......	۴۶۳
وقف کے مال میں وکالت......	۴۶۴
حد لگانے کے لئے کسی کو وکیل کرنا	۴۶۴
قربانی کے اونٹوں میں وکالت......	۴۶۵
اگر کسی نے اپنے وکیل سے کہا......	۴۶۶
خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا	۴۶۷

کتاب الحرث والمزارعة

مضمون	صفحہ
کھیت بونے اور درخت لگانے کی فضیلت......	۴۶۸
کھیتی کے سامان میں بہت زیادہ مصروف رہنا......	۴۷۰
کھیتی کے لئے کتا پالنا	۴۷۲
کھیتی کے لئے بیل سے کام لینا	۴۷۴
باغ والا کسی سے کہے......	۴۷۵
میوہ دار درخت کاٹنا......	۴۷۶
آدھی یا کم زیادہ پیداوار پر بٹائی کرنا	۴۷۷
اگر بٹائی میں سالوں کی تعداد مقرر نہ کرے؟	۴۸۰
یہود کے ساتھ بٹائی کا معاملہ کرنا	۴۸۱
بٹائی میں کون سی شرطیں لگانا مکروہ ہے	۴۸۱
جب کسی کے مال سے......	۴۸۲
صحابہ کرام کے اوقاف......	۴۸۴
اس شخص کا بیان جس نے بنجر زمین کو آباد کیا	۴۸۶
اگر زمین کا مالک......	۴۸۸
نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کھیتی باڑی......	۴۸۹
نقدی لگان پر سونے چاندی کے بدل زمین دینا	۴۹۲
درخت بونے کا بیان	۴۹۳

کتاب المساقاة

مضمون	صفحہ
کھیتوں اور باغوں کے لئے پانی......	۴۹۵
پانی کی تقسیم	۴۹۶
اس کے بارے میں جس نے کہا کہ پانی کا مالک......	۴۹۸
جس نے اپنی ملک میں کوئی کنواں کھودا	۴۹۸
کنویں کے بارے میں جھگڑنا	۴۹۹
اس شخص کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی......	۵۰۰
نہر کا پانی روکنا	۵۰۱
جس کا کھیت بلندی پر ہو......	۵۰۲
بلند کھیت والا ٹخنوں تک پانی بھر لے	۵۰۳
پانی پلانے کے ثواب کا بیان	۵۰۴
جن کے نزدیک حوض والا اور مشک کا مالک......	۵۰۵
اللہ اور اس کے رسول کے سوا......	۵۰۸
نہروں میں سے آدمی اور جانور......	۵۰۸
لکڑی اور گھاس بیچنا	۵۱۰